53

سلسلۃ الاربعینات الحدیثیۃ

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي الْأَمْنِ وَالسَّلَامَةِ

قال رسول اللہ ﷺ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین امن و سلامتی



تالیف

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنّہ
پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

53

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا

فِي الْأَمْنِ وَالسَّلَامَةِ

اربعین امن و سلامتی

تالیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: **اربعین امن وسلامتی**

تألیف: **ابو حمزہ عبد الخالق صدّیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ- ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة: 2]. وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ. أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خودساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔'' [الجمعة : 2]

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم وکاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ

خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہٰی . [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة: 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یوم عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ . . . الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

[1] فتح القدير: 488/1. [2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم: 4612.

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّي وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰـذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ

أُمَّتَهٗ بِهٖ،وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“[1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ. . .))[2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ. . .))

”اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔“

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63.

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث: 2668، عن زيد بن ثابت.

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ . "❶

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ . "❷

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِي الدَّارِيْنِ . رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .))❸

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

❶ شرف أصحاب الحديث، ص: 27. ❷ شرف أصحاب الحديث، ص: 31.
❸ العلل المتناهية: 111/1۔ المقاصد الحسنة: 411.

ایک دوسری روایت میں ”فِـيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے ”اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ“، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے ”أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ“، حافظ جلال الدین السیوطی (م

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص: 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي: 271/2، برقم: 1727۔

911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِي قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِيْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْأَرْبَعُوْنَ فِي الْأَمْنِ والسَّلَامَةِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبہ
عبداللہ ناصر رحمانی
سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

دین اسلام انسان کو جان، مال اور عزت کا تحفظ دیتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ (البقرة: 191)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت (گناہ) ہے۔''

حدیث 1

((عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ قَعَدَ عَلٰى بَعِيرِهِ، وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ قَالَ: أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ قَالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا بَلٰى. قَالَ: فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ: أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى! قَالَ: فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ.)) [1]

''حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہنے لگے

[1] صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: 67، صحیح مسلم: 1/394-400.

کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل تھام رکھی تھی، آپ ﷺ نے پوچھا: آج یہ کونسا دن ہے؟ ہم خاموش رہے، حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ آج کے دن آپ کوئی دوسرا نام اس کے نام کے علاوہ تجویز فرمائیں گے (پھر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا آج قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، بے شک (اس کے بعد) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ (ہم اس پر بھی) خاموش رہے اور یہ (ہی) سمجھے کہ اس مہینے کا (بھی) آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، بے شک۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو یقیناً تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت تمہارے اس مہینے اور اس شہر میں ہے۔ پس جو شخص حاضر ہے اسے چاہیے کہ غائب کو یہ (بات) پہنچا دے، کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ جو شخص یہاں موجود ہے وہ ایسے شخص کو یہ خبر پہنچائے، جو اس سے زیادہ (حدیث کا) یاد رکھنے والا ہو۔''

محمد ﷺ رسولِ رحمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾

(الانبیاء: 107)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (اے نبی!) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔''

حدیث 2

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یٰأَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ .))❶

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تو صرف ایک تحفۂ رحمت ہوں۔''

آپ ﷺ کی اپنے گھر والوں پر رحمت

حدیث 3

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَیْرُکُمْ لِأَهْلِی، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُکُمْ فَدَعُوهُ .))❷

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے اچھا ہو اور میں تم سب میں سے اپنے اہل وعیال کے لیے اچھا ہوں۔ جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کی بری باتیں کرنا چھوڑ دو۔''

آپ ﷺ کی بچوں پر رحمت

حدیث 4

((وَعَنْ أَنَسٍ، قَالَ: کَانَ أَرْحَمُ النَّاسِ بِالصِّبْیَانِ وَالْعِیَالِ .))❸

---

❶ السلسلة الصحيحة، رقم:490، مستدرك حاكم:35/1، معجم صغير طبرانی:51/1.

❷ سنن ترمذی، أبواب المناقب، رقم:3895، السلسلة الصحيحة، رقم:285.

❸ صحيح الجامع الصغير، رقم:4797، سلسلة الصحيحة، رقم:2089.

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے لوگوں سے بڑھ کر بچوں اور گھر والیوں پر رحم فرمانے والے تھے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مریضوں اور کمزوروں پر رحمت

حدیث 5

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه مَرْفُوْعًا . كَانَ يَأْتِيْ ضُعَفَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَيَزُوْرُهُمْ ، وَيَعُوْدُ مَرْضَاهُمْ ، وَيَشْهَدُ جَنَائِزَهُمْ .))[1]

''اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ضعفاء کے ہاں خود تشریف لے جاتے، ان سے ملاقات فرماتے، ان کے مریضوں کی عیادت فرماتے اور ان کے جنازوں میں شرکت فرماتے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاروں اور غلاموں پر رحمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴾ (المائدة : 87)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

حدیث 6

((وَعَنْ اَنَسٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا ، فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ

---

[1] مستدرك حاكم:466/2، سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم:2112.

اِذْهَبْ لِمَا اَمَرَنِی بِہٖ نَبِیُّ اللّٰہِ ﷺ فَخَرَجْتُ حَتّٰی اَمُرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ وَهُمْ یَلْعَبُونَ فِی السُّوقِ، فَاِذَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَرَائِی، قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ وَهُوَ یَضْحَكُ، فَقَالَ: یَا اُنَیْسُ! اَذَهَبْتَ حَیْثُ اَمَرْتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ! اَنَا اَذْهَبُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ ﷺ نے مجھے ایک کام کا حکم دیا تو میں نے (مذاقاً) کہا، اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا۔ حالانکہ میرے دل میں یہی تھا کہ جس بات کا آپ نے حکم دیا ہے میں اس کے لیے ضرور جاؤں گا۔ میں باہر نکلا تو میرا گزر کچھ لڑکوں پر ہوا جو بازار میں کھیل رہے تھے (میں نے بھی کھیلنا شروع کر دیا) اچانک رسول اللہ ﷺ نے پیچھے آ کر مجھے گردن سے پکڑ لیا، میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپ ﷺ نے (پیار سے) ارشاد فرمایا: انیس! (انس کی تصغیر) میں نے تمہیں جس کام کے لیے بھیجا تھا ادھر گئے ہو؟ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! بس ابھی جاتا ہوں۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے آپ کی مسلسل نو سال خدمت کی، مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے کوئی کام نہ کیا ہو تو آپ نے پوچھا ہو کہ کیوں نہیں کیا اور اگر کیا ہو تو آپ ﷺ نے پوچھا ہو، کیوں کیا ہے؟''

حدیث 7

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ! كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ! كَمْ أَعْفُو عَنْ

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: 6015.

الْخَادِمِ؟ فَقَالَ: كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً.))❶

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، یارسول اللہ! میں اپنے نوکر کو (دن میں) کتنی مرتبہ معاف کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ اس آدمی نے دوبارہ عرض کیا، یارسول اللہ! میں اپنے نوکر کو کتنی مرتبہ معاف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روز ستر مرتبہ۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفار ومشرکین پر رحمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ۝۱۲۶﴾ (النحل : 126)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تمھیں تکلیف دی گئی ہو، اور اگر تم صبر کرو تو وہ صابرین کے لیے بہت بہتر ہے۔''

حدیث 8

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.))❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشرکین کو بددعا دینے کی درخواست کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو سراپا رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہے۔''

---

❶ سنن ترمذی، أبواب البر والصلة، رقم:1949، سلسلة الصحيحة، رقم:488.

❷ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم:6613.

آپ ﷺ لوگوں کو بددعا نہیں دیتے تھے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرة : 256)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''دین میں کوئی زبردستی نہیں، ہدایت، گمراہی سے واضح ہو چکی ہے، پھر جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے تو یقیناً اس نے ایک مضبوط کڑا تھام لیا جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث 9

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ .... فَأَتَى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ، وَهُوَ فِي مَبْقَلَةٍ، فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَدِّقَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُولُ فِي الْغَضَبِ لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَيَرْضَى فَيَقُولُ فِي الرِّضَا لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ أَمَا تَنْتَهِي حَتَّى تُوَرِّثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ، وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ، وَحَتَّى تُوقِعَ اخْتِلَافًا، وَفُرْقَةً، وَلَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَبْتُهُ سَبَّةً، أَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فِي غَضَبِي فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ، وَإِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ

صَلاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) ❶

''اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے۔ بسا اوقات احادیثِ رسول کا مذاکرہ رہا کرتا تھا۔ ایک دن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حذیفہ! ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ جسے میں نے غصے میں برا بھلا کہہ دیا ہو یا اس پر لعنت کر دی ہو، تو سمجھ لو کہ میں بھی تم جیسا ایک انسان ہوں، تمہاری طرح مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے۔ ہاں! البتہ میں چونکہ رحمۃ للعالمین ہوں، تو میری دعا ہے کہ اللہ میرے ان الفاظ کو بھی (قیامت کے روز) ان لوگوں کے لیے موجبِ رحمت بنا دے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیوانات اور جمادات پر رحمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ ﴾ (القلم : 4)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلاشبہ یقیناً آپ ایک بڑے خلق پر ہیں۔''

حدیث 10

((وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَمَا بَلَغَكُمْ أَنِّي قَدْ لَعَنْتُ مَنْ وَسَمَ الْبَهِيمَةَ فِي وَجْهِهَا، أَوْ ضَرَبَهَا فِي وَجْهِهَا؟ فَنَهَى عَنْ ذَٰلِكَ .)) ❷

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم

---

❶ مسند أحمد : 437/5، سنن أبوداؤد، كتاب السنة، رقم : 4659۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن أبوداؤد، كتاب الجهاد، رقم : 2564۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

نہیں کہ میں نے جانور کے چہرے پر داغ لگانے والے یا جانور کے چہرے پر مارنے والے پر لعنت کی ہے۔ پھر آپ نے ایسے کرنے سے منع فرمایا۔“

حدیث 11

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِرْحَمْ مَنْ فِی الْأَرْضِ، يَرْحَمْكَ مَنْ فِی السَّمَاءِ.)) [1]

”اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔“

حدیث 12

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا، فَانْطَلَقَ اِنْسَانٌ اِلٰی غَيْضَةٍ، فَاَخْرَجَ بَيْضَ حُمَّرَةٍ فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ تَرِفُّ عَلٰی رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرُءُوْسِ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ فَجَعَ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَنَا اَصَبْتُ لَهَا بَيْضًا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُرْدُدْهُ.)) [2]

”اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ پر پڑاؤ ڈالا، ایک آدمی جھاڑی کی طرف گیا اور (چڑیا کی طرح کے) سرخ پرندے کے انڈے نکال لایا، پس وہ پرندہ آیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے سروں پر پھڑ پھڑانے لگا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کس نے اس کو تکلیف دی ہے؟ اس صحابی نے کہا: میں نے اس

[1] معجم صغير للطبرانى، ص: 647، صحيح الجامع الصغير، رقم: 896.

[2] الفتح الربانى، رقم: 9205، سنن ابو داؤد، رقم: 2675-5268۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

کے انڈے اٹھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں واپس رکھ دو۔''

حدیث 13

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.)) ❶

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی، اس نے بلی کو باندھا اور اسے نہ کھلایا، اور نہ پلایا، اور نہ ہی اسے قید سے چھوڑا کہ زمین کے جانور شکار کر کے کھاتی یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے مرگئی۔''

حدیث 14

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا، فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً؟)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک نبی کسی درخت کے نیچے ٹھہرے، ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا اس پر انہوں نے اپنا سامان وہاں سے اٹھوایا، پھر آگ منگوا کر ساری چیونٹیاں جلا دیں، اس پر ان کی طرف وحی کی گئی کہ کیوں نہ ایک ہی قصور وار چیونٹی کو مارا ہوتا۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: 3318.

❷ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، رقم: 3319.

حدیث 15

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً ، وَمَنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّانِیَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً ، لِدُونِ الْاُولٰی ، وَاِنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً ، لِدُونِ الثَّانِیَةِ .))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب کے ساتھ مارا اسے اتنی اور اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے اسے دوسری ضرب کے ساتھ مارا اسے اتنی اور اتنی یعنی پہلے سے کم نیکیاں ملیں گی اور جس نے تیسری ضرب کے ساتھ مارا اسے اتنی اور اتنی یعنی دوسری سے کم نیکیاں ملیں گی۔''

نبی کریم ﷺ نے ذاتی طور سے کسی سے انتقام نہیں لیا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ (الحجرات : 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کوئی قوم کسی قوم سے مذاق نہ کرے، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ کوئی عورتیں دوسری عورتوں سے، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ اپنے لوگوں پر عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں کے ساتھ پکارو، ایمان کے بعد فاسق ہونا برا

[1] صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: 5846، 5847.

نام ہے اور جس نے توبہ نہ کی سو وہی اصل ظالم ہیں۔''

حدیث 16

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ، فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں جہاد کے سوا کسی عورت یا غلام کو کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں پیٹا اور کبھی آپ کو کسی طریقہ سے اذیت پہنچائی گئی تو آپ نے اس وجہ سے کسی سے انتقام لیا ہو، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کی خلاف ورزی کی گئی ہو تو اللہ عزوجل کی خاطر انتقام لیتے۔''

حدیث 17

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ.))[2]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو فحش گو تھے، نہ فحش باتوں کو پسند فرماتے تھے، نہ بازاروں میں اونچی آواز سے باتیں کرتے تھے، اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے بلکہ عفو ودرگزر سے کام لینے

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: 6050.

[2] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، رقم: 2016، مستدرك حاكم: 613/2۔ حاکم اور علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

والے تھے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت و بہادری

حدیث 18

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي. فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ قُلْتُ: اللّٰهُ! فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ.))[1]

''اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں شریک تھے۔ ایک ایسے جنگل میں جہاں ببول کے درخت بکثرت تھے۔ قیلولہ کا وقت ہوگیا، تمام صحابہ سائے کی تلاش میں (پوری وادی میں متفرق درختوں کے نیچے) پھیل گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار (درخت کے تنے سے) لٹکا دی تھی اور سو گئے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اجنبی موجود تھا اس اجنبی نے کہا تھا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی اور جب صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے میری ہی تلوار مجھ پر کھینچ لی تھی اور مجھ سے کہنے لگا تھا کہ اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ (اس پر وہ شخص خود

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسير، رقم: 2913.

ہی دہشت زدہ ہوگیا) اور تلوار نیام میں کر لی، اب یہ بیٹھا ہوا ہے نبی کریم ﷺ نے اسے کوئی سزا نہیں دی تھی۔‘‘

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام غیر مسلموں کی تیمارداری کے لیے جاتے

حدیث 19

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ.))[1]

’’اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ ایک یہودی لڑکا (عبد القدوس) نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک دن وہ بیمار ہوگیا۔ آپ ﷺ اس کا مزاج معلوم کرنے کے لیے تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا، باپ وہیں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ (کیا مضائقہ ہے) ابو القاسم ﷺ جو کچھ کہتے ہیں مان لے۔ چنانچہ وہ بچہ اسلام لے آیا۔ جب نبی کریم ﷺ باہر نکلے تو آپ نے فرمایا کہ شکر ہے اللہ پاک کا جس نے اس بچے کو جہنم سے بچالیا۔‘‘

سب برابر، عزت دار متقی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، فرقم: 1356.

رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿۷۰﴾

(بنی اسرائیل : 70)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے بنی آدم کو عزت دی ہے اور انھیں بر و بحر میں سواریاں دیں، اور انھیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا اور انھیں اپنی کثیر مخلوقات پر جنھیں ہم نے پیدا کیا، فضیلت دی۔''

حدیث 20

((وَعَنْ أَبِی نَضْرَةَ حَدَّثَنِی مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ، كُلُّكُمْ مِنْ آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ، وَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰی اَعْجَمِیٍّ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی .)) [1]

''اور حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اس شخص نے بیان کیا جس نے آپ ﷺ سے خطبہ حجۃ الوداع سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب ایک اور تمہارا باپ ایک، تم سب آدم کے (بیٹے) ہو اور آدم مٹی سے (پیدا کیے گئے) تھے۔ تم میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے شریف وہ انسان ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے، اور کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقوی ہی کے سبب سے۔''

اسلام دین امن وسلامتی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

[1] حلية الأولياء: 100/3، مسند احمد، 411/5، رقم: 2489۔ شیخ شعیب ارناؤط نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (الانعام : 54)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب وہ لوگ آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ دیجیے: تم پر سلام ہو، تمھارے رب نے مہربانی کو اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ بے شک تم میں سے جو شخص جہالت سے برا عمل کرے، پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو یقیناً وہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

حدیث 21

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ.)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کون سا اسلام افضل ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جس کے ماننے والے مسلمانوں کی زبان اور ہاتھ سے سارے مسلمان سلامتی میں رہیں۔''

تمام مخلوقات سے احسان کا معاملہ کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ﴾ (البروج : 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہی ہے جو بے حد بخشنے والا، نہایت محبت کرنے والا ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الإیمان، رقم : 11، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: 62.

حدیث 22

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ ، فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ إِلٰى عِيَالِهِ)) ❶

''اور حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، لہٰذا جو اس کے کنبہ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے گا، وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ ہے۔''

حدیث 23

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ .)) ❷

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے: بدبخت انسان سے مادۂ رحمت چھین لیا جاتا ہے۔''

خالق کائنات بھی رحیم ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (الانعام : 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ان سے پوچھیے: جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ

---

❶ حلية الأولياء : 237/4، مجمع الزوائد : 191/8، شعب الإيمان للبيهقي : 42/6، المشكاة، رقم : 4998، 4999.

❷ سنن الترمذی، ابواب البر والصلة ، رقم : 1923۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

کس کے لیے ہے؟ کہہ دیجیے: اللہ ہی کے لیے ہے۔ اس نے (مخلوق پر) مہربانی کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔ وہ قیامت کے دن تمھیں ضرور جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں، جن لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا ہے، تو وہ ایمان نہیں لاتے۔''

حدیث 24

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قُدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْيٍ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَسْعٰی إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ فَأَخَذَتْهُ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَ أَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا وَ اللّٰهِ، وَ هِيَ تَقْدِرُ عَلٰی أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ بِوَلَدِهَا.))[1]

''اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قیدی لائے گئے قیدیوں میں ایک عورت دیوانہ وار بھاگ رہی تھی جب اس نے قیدیوں میں اپنا بچہ دیکھا تو اس کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا اور دودھ پلانے لگی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ عورت اپنے بیٹے کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟ ہم نے کہا کہ وہ ہرگز نہیں پھینکے گی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اپنے بندوں پر اس عورت کے اپنے بچے کے ساتھ رحم کرنے سے زیادہ رحیم ہے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 5999، معجم صغیر للطبرانی، رقم: 665.

کسی ذمی پر بھی ظلم نہ کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ﴾ (الزخرف: 39)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آج یہ بات تمھیں ہرگز نفع نہ دے گی، جب کہ تم نے ظلم کیا کہ بے شک تم (سب) عذاب میں شریک ہو۔''

حدیث 25

((وَعَنْ أَبِي صَخْرٍ الْمَدِينِيِّ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، أَوِ انْتَقَصَهُ، أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ: فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! جس کسی نے کسی عہد والے (ذمی) پر ظلم کیا یا اس کی تنقیص کی (یعنی اس کے حق میں کمی کی) یا اس کی ہمت سے بڑھ کر اسے کسی بات کا مکلّف ٹھہرایا یا اس کی دلی رضامندی کے بغیر کوئی چیز لی تو قیامت کے روز میں اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔''

حدیث 26

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِيمَا رَوَى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي،

[1] سنن ابو داود، کتاب الخراج، رقم: 3052۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا ، فَلَا تَظَالَمُوا ، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ ، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ ، فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ ، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ ، يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ ، يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي ، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي ، يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ ، كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا ، يَاعِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ ، كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا ، يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ ، وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ ، قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي ، فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ ، يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا ، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ .)) [1]

’’اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے

[1] صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، رقم :6572.

میرے بندو! تم تمام راہ راست سے ہٹے ہوئے ہو، مگر جس کو میں راہ یاب کروں، اس لیے مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلا دوں، اس لیے مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو، مگر جس کو میں لباس پہنا دوں، اس لیے تم مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں لباس دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ، قصور کرتے ہو اور میں سب گناہ معاف کرتا ہوں، لہٰذا سب مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں معاف کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب مجھے نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ تم مجھے نفع پہنچانے کی سکت تک پہنچ سکو گے کہ مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تم میں سے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ متقی آدمی کے دل والے ہو جائیں، اس سے میرے اقتدار میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تم میں سے انسان اور جن، تم میں سب سے زیادہ بدکار دل کے آدمی جیسے ہو جائیں، اس سے میرے اقتدار میں کچھ کمی واقع نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تم میں سے پہلے اور پچھلے تم میں سے انسان اور جن، ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنے لگیں، چنانچہ میں ہر فرد کا مطالبہ پورا کر دوں تو میرے خزانوں میں صرف اتنی کمی ہوگی، جتنی سوئی کو سمندر میں ڈالنے سے کمی ہو، اے میرے بندو! یہ تو تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لیے محفوظ کر رہا ہوں، پھر وہ پورے پورے تمہیں دے دوں گا، پس جس کو خیر ملے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کو اس کے سوا ملے، وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔''

حدیث 27

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْـمُسْلِمِ، لَا یَظْلِمُهٗ وَ لَا یُسْلِمُهٗ، مَنْ كَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ كَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ، وَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِـنْ كُـرُبَـاتِ یَـوْمَ الْـقِیَـامَةِ، وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی (دنیوی) مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

حدیث 28

((وَعَـنْ اَبِـیْ هُـرَیْـرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰـهِ ﷺ قَـالَ: اَتَدْرُونَ مَنِ الْـمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِینَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: اِنَّ الْـمُـفْـلِـسَ مِنْ اُمَّتِی، مَنْ یَاْتِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِیَامٍ وَزَكٰوةٍ، وَیَـاْتِـی قَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المظالم، رقم: 2310.

مِنْ حَسَنَاتِهٖ ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ ، قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ ، اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ .))❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی درہم نہیں ہے اور نہ کسی قسم کا سامان ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکاۃ لے کر حاضر ہوگا اور ساتھ ہی یہ صورت ہوگی، کسی کو گالی دی ہے، کسی پر بہتان باندھا ہے، کسی کا مال ہڑپ کیا ہے، کسی کا خون بہایا ہے، کسی کو مارا پیٹا ہے تو اس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں اور اس کو بھی نیکیاں مل جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی لیکن حقوق ادا نہیں ہوسکیں گے تو پھر ان لوگوں کے قصور اور کوتاہیاں، ان سے لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی، پھر ان کی پاداش میں آگ میں پھینک دیا جائے گا۔''

مومن کے خون اور مال کی حرمت

حدیث 29

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ ، وَ يَقُوْلُ: مَا اَطْيَبَكِ وَ اَطْيَبَ رِيْحَكِ ، مَا اَعْظَمَكِ وَ اَعْظَمَ حُرْمَتَكِ ، وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكِ مَالِهٖ وَ دَمِهٖ ، وَ اَنْ نَظُنَّ بِهٖ اِلَّا خَيْرًا .))❷

---

❶ صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، رقم :6579 .

❷ سنن ابن ماجه ، كتاب الفتن ، رقم: 3932 ، مسند الشاميين: 396/2 ، رقم:1598 ، سلسلة الصحيحة ، رقم:5309 .

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور یہ ارشاد فرماتے سنا: (اے کعبہ!) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے، تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! مومن کے جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے اور ہمیں مومن کے بارے میں حسنِ ظنّ ہی رکھنا چاہیے۔''

ہتھیار اٹھا کے کسی کی طرف ویسے بھی اشارہ نہ کرو

حدیث 30

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: مَنْ اَشَارَ اِلَى اَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَدَعَهُ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس نے اپنے بھائی کی طرف تیز دھار آلہ سے اشارہ کیا، (اس کو ڈرانے یا خوف زدہ کرنے کے لیے) تو فرشتے اس پر لعنت بھیجیں گے، حتی کہ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔''

دہشت گردوں کا ساتھ دینا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَ لَا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، رقم: 6666، سنن ترمذی، کتاب الفتن، رقم:2162.

تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ؕ وَ اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾﴾ (البقرة : 84، 85)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا کہ تم اپنے خون نہیں بہاؤ گے اور نہ اپنے آپ کو اپنے گھروں سے نکالو گے، پھر تم نے اقرار کیا اور تم خود شہادت دیتے ہو۔ پھر تم ہی وہ لوگ ہو کہ اپنے آپ کو قتل کرتے ہو اور اپنے میں سے ایک گروہ کو ان کے گھروں سے نکالتے ہو، ان کے خلاف ایک دوسرے کی مدد گناہ اور زیادتی کے ساتھ کرتے ہو، اور اگر وہ قیدی ہو کر تمھارے پاس آئیں تو ان کا فدیہ دیتے ہو، حالانکہ اصل یہ ہے کہ ان کا نکالنا تم پر حرام ہے، پھر کیا تم کتاب کے بعض پر ایمان لاتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تو اس شخص کی جزا جو تم میں سے یہ کرے اس کے سوا کیا ہے کہ دنیا کی زندگی میں رسوائی ہو اور قیامت کے دن وہ سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور اللہ ہرگز اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔''

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ.)) [1]

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الديات، رقم: 2620.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چند کلمات کے ذریعہ بھی کسی مومن کے قتل میں کسی کی مدد کی تو وہ اللہ عز وجل سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر لکھا ہوگا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہے گا۔''

ایک شخص کا قتل پوری دنیا کی تباہی سے بھی بڑا گناہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝۳۲﴾ (المائدة : 32)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو قتل کر دے، سوائے اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد کرنے والا ہو، تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو شخص کسی ایک جان کو (ناحق قتل ہونے سے) بچائے، تو گویا اس نے تمام لوگوں کی جان بچائی۔ اور ہمارے رسول واضح نشانیاں لے کر ان کے پاس آئے، پھر بے شک اس کے بعد ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

حدیث 32

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ .))[1]

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الدیات، باب ما جاء فی تشدید قتل المومن، رقم:1395، سنن نسائی، کتاب تحریم الدم، باب تعظیم الدم، رقم: 3987، سنن ابن ماجه، کتاب الدیات، باب التغلیظ فی قتل مسلم ظلما، رقم:2619۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان شخص کے قتل سے پوری دنیا کا ناپید (اور تباہ) ہو جانا ہلکا (واقعہ) ہے۔''

حدیث 33

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرُحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاس کے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی راہ سے سونگھی جا سکتی ہے۔''

معاشرہ میں قیامِ امن کے لیے دیت وقصاص

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۵﴾ (المائدة : 45)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے تورات ان کے لیے لکھ دیا تھا کہ بے شک جان کے بدلے جان ہے، اور آنکھ کے بدلے آنکھ، اور ناک کے بدلے ناک، اور کان کے بدلے کان، اور دانت کے بدلے دانت، اور تمام زخموں کا قصاص ہے، پھر جو شخص اسے معاف کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ اور جو لوگ

[1] صحيح بخاري، كتاب الجزية، رقم :3166.

اللہ کے نازل کیے ہوئے کے مطابق فیصلے نہ کریں وہی ظالم ہیں۔"

حدیث 34

((وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: دِيَةُ الْيَهُوْدِيِّ وَ النَّصْرَانِيِّ وَ كُلِّ ذِمِّيٍّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ .)) [1]

"اور حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہودی، عیسائی اور ہر معاہد کی دیت ایک مسلمان کی طرح کی دیت ہے۔"

حدیث 35

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ .)) [2]

"اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حقوق العباد میں سے روز قیامت سب سے پہلے کسی کے ناجائز خون بہانے کے بارے فیصلہ ہوگا۔"

حدیث 36

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ .)) [3]

"اور حضرت ابو سعید خدری اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

[1] مصنف عبد الرزاق: 97/10، 98.

[2] صحیح بخاری، کتاب الدیات، رقم: 6864، صحیح مسلم، رقم: 1678/28.

[3] سنن ترمذی، کتاب الدیات، باب الحکم فی الدماء، رقم: 1398۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

اکرم ﷺ نے مومن کے قاتل کی سزا جہنم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر تمام آسمان و زمین والے کسی ایک مومن کے قتل میں شریک ہو جائیں تب بھی یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں جھونک دے گا۔''

کسی کو بھی ناجائز تنگ کرنے کی وعید

حدیث 37

((وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ ، قَدْ أُقِيمُوا فِى الشَّمْسِ ، فَقَالَ: مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالُوا: حُبِسُوا فِى الْجِزْيَةِ ، فَقَالَ هِشَامٌ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِى الدُّنْيَا .))[1]

''اور حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے باپ (عروہ رحمہ اللہ) سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما کا گزر شام کے کچھ کسانوں پر ہوا، انہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا تو انہوں نے پوچھا، ان کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا، انہیں جزیہ (کی وصولی) کی خاطر روکا گیا ہے، چنانچہ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا، جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے ہیں۔''

غیر مسلم مذہبی پادریوں کے قتل کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ

[1] صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة و الاداب، باب الوعيد الشديد لمن عذب الناس بغير حق، رقم:6658.

كَبِيْرٌ ؕ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ (البقرة: 217)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”(اے نبی!) لوگ آپ سے حرمت والے مہینے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس میں لڑائی کیسی ہے؟ کہہ دیجیے: اس میں لڑائی کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنا اور اللہ کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے (روکنا) اور حرم کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بڑا (گناہ) ہے اور فتنہ انگیزی قتل سے کہیں بڑا گناہ ہے۔ اور وہ (کافر) تو ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو وہ تمھیں تمھارے دین سے پھیر دیں اور تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے، پھر وہ حالت کفر ہی پر مر جائے، تو انھی لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت (دونوں) میں برباد ہو گئے اور وہ لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

حدیث 38

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ جُيُوْشَهٗ قَالَ: لَا تَغْدِرُوْا ، وَلَا تَغُلُّوْا ، وَلَا تُمَثِّلُوْا ، وَلَا تَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ ، وَلَا اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ .))[1]

”اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنے

[1] مسند احمد بن حنبل: 330/1، رقم: 2728، مصنف ابن ابی شیبۃ: 484/6، رقم: 33132، مسند ابو یعلی: 422/4، رقم: 2549.

لشکروں کو روانہ کرتے تو حکم صادر فرماتے: غداری نہ کرنا، دھوکا نہ دینا، نعشوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور بچوں اور پادریوں کو قتل نہ کرنا۔''

دوران جنگ عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

حدیث 39

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: وُجِدَتِ امْرَاَۃٌ مَقْتُوْلَۃٌ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ، فَنَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَ الصِّبْیَانِ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو دیکھا جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے (سختی سے) عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرما دی۔''

غیر مسلم لوگوں کے گھروں میں گھس کر لوٹ مار کرنا ممنوع ہے

حدیث 40

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا ، فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ ، وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ: أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ .)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد و السير، رقم: 2852، صحیح مسلم، کتاب الجهاد و السير، رقم: 1744.

[2] سنن ابو داود، کتاب الجهاد، رقم: 2629۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

''اور حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں حضور رحمتِ عالم ﷺ کے ہمراہ شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعض لوگوں نے دوسروں کے راستے کو تنگ کیا اور راہ چلتے مسافروں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ آقائے دو جہاں ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے ایک صحابی کو بھیج کر اعلان کروایا: جو شخص دوسروں کے گھروں میں گھس کر تنگ کرے یا راستوں میں لوٹ مار کرے اس کا یہ (دہشت گردانہ) عمل جہاد نہیں کہلائے گا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخاری، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذی، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابی الجلبی، القاهرة، 1398هـ.

4: السـنن لأبی داود سليمان بن الأشعث السجستانی (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينی، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامی، بيروت، 1398هـ.

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائی (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانی، طبعة المكتب الإسلامی.

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمی، منشورات دار الكتاب العربی، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزی، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بيروت.